

نسبت کم استعمال نہیں کیا۔ رنجیت گوشتراء نے اس کی طرف کم توجہ کی ہے۔ استعارے صرف محاوراتِ اردو میں بلاشبہ استعمال ہوئے ہیں، لیکن استعارے کے قصد سے نہیں، بلکہ محاورہ بندی کے شوق میں استعارے بلا قصد ان کے قلم سے ٹپک پڑے ہیں۔ غالب نے ایسے کئی استعمال کیے، جو پوری عبارت اور پورے جملے کی شکل میں ہوں۔ اردو شاعری میں ایسی مثالیں بہت کم ملیں گی۔ ایسی ایک روشن مثال یہ شعر بھی ہے۔

۶۔ لغات : تعزیر : سزا

شرح :- میں نے محبوب کو کمال حسن کی بنا پر یوسف کہہ دیا اور اس پہلو کا خیال نہ کیا کہ حضرت یوسف مصر پہنچے تھے تو عزیز مصر نے انہیں غلام کی حیثیت میں خریدا تھا۔ خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ انہوں نے برائے مانا اور خیر گزری۔ اگر وہ ناراض ہو جاتے اور بگڑ بیٹھتے تو یقیناً میں سزا پانے کے قابل تھا۔

شعر کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ میرا محبوب حسن میں یوسف سے بڑھا ہوا ہے۔ اگر وہ کمتر سے تشبیہ دینے پر بگڑ جاتا تو میں سزا کا مستحق تھا۔

۷۔ شرح : غیر کو دیکھ کر میرا کلیجہ کیوں ٹھنڈا نہ ہو؟ وہ میری طرح آہ و فغاں کرنے لگا، لیکن اس میں تاثیر کوئی نہ تھی، کیونکہ وہ سچے عشق سے بے بہرہ تھا اور صرف ہوس اس کے تمام کاموں میں گنجانا تھی۔ اس کی آہ و فغاں کو بے اثر دیکھ کر کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ وہ سچے عاشق کے طور طریقوں کی پیروی کر کے اس کا درجہ نہیں پا سکتا، لہذا اس سے پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور یہی امر کلیجے کی ٹھنڈک نیز دل کے اطمینان کا باعث بن گیا۔

۸۔ لغات : نام رکھنا : عیب لگانا۔ الزام لگانا۔

آشفۃ سر : عاشق دیوانہ

جوانمیر : جواں مرگ۔ جوانی میں مرجانے والا۔

شرح : اگر فرہاد نے تیشہ چلانا اپنا پیشہ بنا لیا تو اس میں عیب کی کون سی